فضائل فاطمہؓ

حافظ ابو حفص عمر بن شاہینؒ
(۳۸۵-۴۵۵ھ)

مرتب
خسرو قاسم

فضائل فاطمہؓ

حافظ ابو حفص عمر بن شاہینؒ
(۳۸۵-۲۹۷ھ)

مرتب
خسرو قاسم

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب	:	فضائل فاطمہؓ
مصنف	:	حافظ ابو حفص عمر بن شاہین
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	۲۴
سن اشاعت	:	۲۰۱۷ء
کمپوزنگ	:	مشکوٰۃ کمپیوٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

1. Ali Academy, 3 Raipura Lodge,
Dodhpur, Aligarh - 202002
Mob. 08755878084
Res. 09219406612

کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف

ابن شاہینؒ کا پورا نام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب بن ازداد بغدادی ہے، مشہور ابن شاہین کے نام سے ہیں۔ آپ کا شمار اپنے زمانہ کے مشہور محدثین و مصنفین میں ہے۔

آپ کی ولادت ۳۸۵ھ مطابق ۹۰۹ء میں بغداد میں ہوئی۔

آپ بغداد کے مشہور عالم اور واعظ تھے، آپ کی تقریباً تین سو تصنیفات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

السنة، جس کا نام التبیان کے مصنف نے ''المسند'' بتایا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ اس کے پندرہ سو جزء تھے۔

ایک کتاب تفسیر پر تھی، جو تیس اجزاء میں تھی، اس کے علاوہ ''الترغیب فی فضائل الأعمال''، ''معجم الشیوخ''، ''ناسخ الحدیث ومنسوخہ''، ''کتاب فضائل سیدة النساء'' اور ''کتاب شرح مذاهب أهل السنة'' وغیرہ۔

آپ کے اساتذہ میں ابو قاسم بغوی، شعیب بن محمد ذراع اور ابو اسحاق بن ابی ثابت جیسے بہت سے نامور محدثین ہیں۔

اسی طرح آپ کے تلامذہ میں ابو بکر محمد بن اسماعیل وراق، ابو بکر برقانی اور حسین بن محمد خلال وغیرہ ہیں۔

علامہ ذہبی نے آپ کو شیخ صدوق کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔

زیر نظر کتاب فضائل فاطمہؓ پر آپ کی کتاب کا ترجمہ ہے، ہم نے عربی متن اور اردو ترجمہ دونوں شامل کر لئے ہیں، تا کہ اصل کتاب بھی محفوظ ہو جائے اور اردو

داں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ اصل کتاب مخطوط تھی حال ہی میں پہلی بار طبع ہوئی ہے۔

اللہ تعالی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور مصنف و مترجم دونوں کے لئے اسے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

طالب شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
خسرو قاسم
Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١۔ عن ابن عمرؓ أن النبی ﷺ کان اذا خرج کان آخر عهده فاطمة ، واذا رجع کان أول عهده فاطمة ، فلما رجع منن غزوة تبوك وقعه علی وقد اشترت مقنیعة وصبغتها بزعفران ، وعلقت علی بابها ستراً ، وألقت فی بیتها بساطاً ،فلما رأی ذلك النبی ﷺ رجع فأتی المنزل فقعد فیه ، فأرسلت الی بلال ، فقالت: اذهب فانظره ما رده عن بابی ، فأتاه فأخبره ، فقال: انی رأیتها صنعت کذا وکذا ، فأتاها فأخبرها ، فهتکت الستر ، وکل شئ أحدثته وألقت ما علیها ولبست أطمارها ،فأخبره فجاء حتی دخل علیها ،فقال: کذا کونی ،فداك أبی وأمی۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (سفر میں) تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملتے ،اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے ان سے ملتے ،آپ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے ،تو حضرت فاطمہؓ نے ایک کپڑا خرید کر اسے زعفران سے رنگ دیا تھا اور اسے دروازہ پر لٹکا دیا تھا اور کچھ کا بستر بنالیا تھا ، اس پر نقش ونگار بنے تھے ، جب آپ ﷺ نے دیکھا تو واپس چلے گئے ، حضرت فاطمہؓ نے حضرت بلال کو بھیجا اور کہا کہ دیکھ کر آؤ ،آپ ﷺ میرے دروازہ سے کیوں لوٹ گئے ، وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا ،تو آپ ﷺ نے

بفرمایا کہ میں نے یہ چیز دیکھی، حضرت بلالؓ نے حضرت فاطمہؓ کو خبر دی، تو انہوں نے پردہ چاک کردیا، اور جو چیز بھی اس کپڑے کی بنائی تھی، پھاڑ دی، حضرت بلالؓ نے یہ بات آپ ﷺ کو بتائی، تو آپ تشریف لائے اور فرمایا: ایسے ہی رہا کرو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

٢ - عن عائشةؓ أنها قالت لفاطمة: أرأيت حين أكببت على رسول الله ﷺ فبكيت، ثم أكببت فضحكت، قالت: أخبرني رسول الله ﷺ أنه ميت من وجعه هذا، فبكيت، فأخبرني أني أسرع أهله لحوقاً به، فضحكت، قال: وأنت سيدة نساء أهل الجنة الا مريم بنت عمرانؓ، فضحكت.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا: میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں آپ پر جھکے ہوئے دیکھا، تو تم رو پڑیں، پھر تم دوبارہ جھکیں اور ہنس پڑیں، تو انہوں نے فرمایا: پہلی مرتبہ میں متوجہ ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کی وفات ہو جائے گی، پھر میں دوبارہ متوجہ ہوئی، تو بتایا کہ سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، اور میں اہل جنت عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے سردار ہوں۔

٣ - عن عائشةؓ أنها قالت لفاطمة: أرأيت حين أكببت على رسول الله ﷺ فبكيت، ثم ضحكت، قالت: أخبرني رسول الله ﷺ أنه ميت من وجعه هذا، فبكيت، ثم أكببت عليه فأخبرني أني أسرع أهله لحوقاً به، وأني سيدة نساء أهل الجنة الا مريم بنت عمرانؓ، فضحكت.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا: میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں آپ پر جھکے ہوئے دیکھا، تو تم رو پڑیں، پھر تم

ہنس پڑیں، تو انہوں نے فرمایا: پہلی مرتبہ میں متوجہ ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کی وفات ہو جائے گی، پھر میں دوبارہ متوجہ ہوئی، تو بتایا کہ سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، اور میں اہل جنت عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے سردار ہوں۔

٤۔ عن عائشة قالت: سألت فاطمة عن بكاءها حين سارها النبي ﷺ وعن ضحكها، فقالت: أخبرني النبي ﷺ أنه مقبوض فبكيت، ثم أخبرني أن بني سيصيبهم بعدي شدة، فبكيت، ثم أخبرني أني أول أهله لحوقاً به، فضحكت۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضرت فاطمہؓ سے اس وقت رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی، جب آپ ﷺ نے ان سے سرگوشی فرمائی، تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی وفات ہونے والی ہے، اس لئے میں رونے لگی، پھر آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔

٥۔ عن يحيى بن جعدة قال: دعا النبي ﷺ فاطمة في مرضه الذي توفي فيه، فسارها بشيء فبكت، ثم سارها فضحكت، فسألوها، فأبت أن تخبر، فلما قبض النبي ﷺ أخبرتهم، قالت: دعاني فقال لي: ان الله تعالى لم يبعث نبياً الا وقد عمر الذي بعده نصف عمره، وان عيسى لبث في بني اسرائيل أربعين سنة وقد بقي لي عشرين، ولا أراني الا ميت في مرضي هذا، وان القرآن كان يعرض عليّ في كل عام مرة، وانه عرض عليّ في هذه السنة مرتين، فبكيت، ثم دعاني، فقال لي: ان أول من يقدم عليّ من أهلي أنت، فضحكت۔

یحیٰ بن جعدہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت فاطمہ کو

بلایا اور ان سے سرگوشی کی، تو وہ رونے لگیں، پھر کوئی بات کہی، تو وہ ہنسنے لگیں، لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتانے سے انکار کردیا، جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انہوں نے بتایا، فرمایا کہ مجھے آپ ﷺ نے بلایا اور فرمایا: اللہ تعالی نے ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی سے نصف عمر دی، اور حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل میں چالیس سال رہے، اور میرے بھی بیس سال سال ہو گئے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی، اور مجھ سے ہر سال قرآن ایک مرتبہ دور کیا جاتا تھا، لیکن اس سال دو مرتبہ کیا گیا ہے، یہ سن کر میں رو پڑی، پھر آپ نے مجھے دوبارہ بلا کر فرمایا: کہ میرے گھر والوں میں تم ہی سب سے پہلے میرے پاس آؤ گی، تو میں ہنس پڑی تھی۔

٦ - عن أم سلمة قالت: دعا رسول الله ﷺ فاطمة بعد الفتح فناجاها، فبكت، ثم حدثها فضحكت، قالت أم سلمةؓ: فلم أسألها عن شيئ حتى توفى رسول الله ﷺ، فلما توفى رسول الله ﷺ سألتها عن بكاءها وضحكها، فقالت: أخبرني رسول الله ﷺ أنه يموت، فبكيت، ثم حدثني أني سيدة نساء أهل الجنة بعد مريم بنة عمران، فضحكت.

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو بلا کر سرگوشی کی، تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ کوئی بات کہی، تو وہ ہنس پڑیں، حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: آپ کی وفات تک تو میں نے ان سے کچھ نہ پوچھا، لیکن جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی، تو انہوں نے کہا: آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کی وفات ہوجائے گی تو میں رو پڑی، پھر مجھے بتایا کہ میں اہل جنت عورتوں کی سردار ہوں، سوائے مریم بنت عمران کے، تو میں ہنس پڑی۔

٧ - عن فاطمة قالت: قال لي رسول الله ﷺ: أنت أول أهلي لحوقاً بي وأنت رفيقتي في الجنة.

حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملوگی اور تم جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔

۸۔ عن عبد الله بن مسعودؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ان فاطمة حصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، اس لئے اللہ تعالی نے اس کی ذریت کو آگ پر حرام کر دیا۔

۹۔ عن حذيفة بن اليمانؓ قال: قال رسول الله: ان فاطمة حصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ، اس لئے اللہ تعالی نے اس ذریت کو آگ پر حرام کر دیا۔

۱۰۔ عن عبد الله بن مسعودؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ان فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله وذريتها على النار۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ، اس لئے اللہ تعالی نے اسے اور اس کی ذریت کو آگ پر حرام کر دیا۔

۱۱۔ عن الحسن قال: قال عمران بن حصينؓ: خرجت يوماً فاذا أنا برسول الله ﷺ قائم ، فقال لي :يا عمران ! فاطمة مريضة فهل لك أن تعودها ؟ قال: قلت: بداك أبي وأمي ، وأي شرف أشرف من هذا ! فانطلق رسول الله ﷺ ،فانطلقت معه ، حتى أتى الباب ، فقال: السلام عليكم أأدخل ؟ قالت: والذي بعثك بالحق ما عليّ الا هذه العباءة ، قال: ومع رسول الله ﷺ ملاءة خلقة ، فرمى بها اليها ، فقال: شدي بها على رأسك ، ففعلت ، ثم قالت:

ادخل ، فدخل ودخلت معه ، فقعد عند رأسها ، وقعدت قريباً منه ، فقال: أي بنية ! كيف تجدينك ؟ قالت: والله يا رسول الله! انى لوجعة واني ليزيدني وجعاً الى وجعي أن ليس عندي ما آكل ، قال: فبكى رسول الله ﷺ وبكت وبكيت معهما ، فقال لها: أي بنية ! اصبري ، مرتين أو ثلاثة ، ثم قال لها: يا بنية ! أما ترضين أن تكوني سيدة نساء العالمين ، قالت: يا ليتها ماتت ، فأين مريم بنت عمران ؟ قال لها: أي بنية ! تلك سيدة نساء عالمها وأنت سيدة نساء عالمك ، والذى بعثني بالحق لقد زوجتك سيداً في الدنيا وسيداً في الآخرة ، لا يبغضه الا كل منافق ۔

حضرت عمران سے روایت ہے کہ میں ایک دن نکلا تو رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: اے عمران! فاطمہؓ بیمار ہیں، کیا تم ان کی عیادت کرنا چاہو گے؟ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس سے بڑا شرف میرے لئے اور کیا ہوگا! آپ نے فرمایا چلو، میں آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ دروازہ پر پہنچے، سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی، حضرت فاطمہؓ نے سلام کا جواب دیا اور کہا: آجایئے، آپ نے فرمایا: میں اور جو میرے ساتھ ہے دونوں؟ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میرے بدن پر اس قباء کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، آپ ﷺ کے ساتھ ایک بوسیدہ چادر تھی، آپ نے وہ ان کی طرف پھینکی اور فرمایا کہ اس سے سر باندھ لو، انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر کہا کہ آجایئے، آپ داخل ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہوا، آپ ان کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے قریب بیٹھ گیا، آپ نے ان سے پوچھا: بیٹی! تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا: فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے اور اس سے تکلیف میں اور اضافہ ہو رہا ہے کہ میرے لئے کھانے کو کچھ نہیں۔ یہ سن کر آپ رو پڑے، وہ

بھی رو پڑیں اور میں بھی رو دیا، آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو؟ کہا: اے ابا جان! تو مریم بنت عمران ؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو، اللہ کی قسم میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو دنیا اور آخرت کا سردار ہے، اور اس سے کوئی بغض نہیں رکھتا سوائے منافق کے۔

١٢ ـ عن أبي سعيدؓ الخدري قال : أصبح على رضى الله عنه ذات يوم فقال : يافاطمة هل عندك شيء تغدينيه قالت لا والذى أكرم أبى بالنبوة ما عندى شيء أغديكه ولا كان لنا بعدك شيء منذ يومين من طعمة الا شيء أو ثرك به على بطنى وعلى إ بنى هذين قال: يا فاطمة ألا أعلمتنى حتى أبغيكم شيئا قالت انى أستحيى من الله أن أكلفك مالا تقدر عليه ـ

فخرج من عندها واثقاً بالله وحسن الظن به واستقرض ديناراً فبينا الدينار بيده أراد أن يبتاع لهم ما يصلح لهم اذ عرض له المقداد فى يوم شديد الحر قد لوحته الشمس من فوقه وآذته فلما رآه أنكره قال يا مقداد ماالذى أزعجك من رحلك هذه الساعة قال : يا أبا حسن خل سبيلى ولا تسألنى عما ورائى فقال يا ابن أخى لا يحل لك أن تكتمنى حالك.

قال : أما اذا أبيت فوالذى أكرم محمداً بالنبوة ما أزعجنى من رحلى الا الجهد ولقد تركت أهلى يبكون جوعاً فلما سمعت بكاء العيال لم تحملنى الأرض فخرجت مغموماً راكبا رأسى فهذه حالى وقصتى فهملت عينا على رضى الله عنه بالبكاء حتى بلت دموعه لحيته قال : أحلف بالذى حلفت ما أزعجنى غير الذى

أزعجك ولقد اقترضت ديناراً فهاك آثرتك به على نفسى فدفع إليه الدينار ورجع حتى دخل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم فصلى فيه الظهر والعصر والمغرب فلما قضى النبى صلاة المغرب مر بعلى عليه السلام فى الصف الأول فغمزه برجله فثار على خلف النبى صلى الله عليه وسلم حتى لحقه عند باب المسجد فسلم عليه فرد السلام فقال: يا أبا الحسن هل عندك شىء تعشينا فانفتل أى الرجل فأطرق على رضى الله عنه لا يحير جواباً حياء من النبى صلى الله عليه وسلم وقد عرف الهال التى خرج عليها فلما نظر ا٠ى سكون على قال يا أبا الحسن مالك أولا عنك أو تقول نعم فأجىء معك.

فقال له حبا وكرامة بلى اذهب بنا وكان الله تعالىٰ قد أوحى إليه نبيه صلى الله عليه وسلم أن تعشى عندهم فقال على بلى فأخذ النبى صلى الله عليه وسلم بيده فانطلقا حتى دخلا على فاطمة عليها السلام فى مصلى لها وقد صلت وخلفها جفنة تغور دخانا فلما سمعت كلام النبى صلى الله عليه وسلم فى رحلها خرجت من المصلى فسلت عليه وكانت أعز الناس عليه فرد السلام ومسح بيده على رأسها وقال كيف أمسيت رحمك الله عشينا غفر الله لك وقد فعل فأخذت الجفنة فوضعتها بين يديه فلما نظر على رضى الله عنه وشم ريحه رمى فاطمة عليها السلام ببصره رميا شحيحا فقالت له ماأشح نظرك وأشده سبحان الله هل أذنبت فيما بينى وبينك ذنبا استوجبت به السخط قال وأى ذنب أعظم من ذنب أصبته اليوم أليس عهدى بك اليوم وأنت تحلفين بالله مجتهدة ما طعمت طعاماً من يومين فنظرت ا٠ى

السماء فقالت الهی يعلم فی سمائه ويعلم فی أرضه أنی لم أقل الا حقاً قال فأنی لك هذا الذی لم أرمثله قط ولم أشم مثل رائحته ولم آكل أطيب منه فوضع النبی صلی اللّٰہ عليه وسلم كفه المباركة بن كتفی علی رضی اللّٰہعنه ثم هزها وقال يا علی هذا ثواب دينارك هذا جزاء دينارك هذا من عند اللّٰہ ان اللّٰہ يرزق من يشاء بغير حساب ثم استعبر النبی صلی اللّٰہ عليه وسلم باكيا فقال الحمد للّٰہ الذی أبی لكما أن يخرجكما من الدنيا حتی بجريك فی المجری الذی أجری فيه زكريا ويجريك فيه يا فاطمة بالمثال الذی جرت فيه مريم كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقاً الآية۔

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علیؓ نے صبح کی تو حضرت فاطمہؓ سے کہا: اے فاطمہ! کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں قسم اس ذات کی جس نے میرے والد کو نبوت سے سرفراز فرمایا، میرے پاس کچھ نہیں جو میں آپ کو کھانے کو دے سکوں، اور ہم نے بھی آپ کے بعد کچھ نہیں کھایا ہے، اور ہمارے پاس آپ کے بعد دو دن سے کچھ نہیں، مگر وہی جس میں میں آپ کو خود پر اور اپنے ان دونوں بیٹوں پر ترجیح دیتی ہوں، حضرت علی نے کہا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تا کہ میں تمہارے لئے کچھ تلاش کرتا۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا: مجھے اللہ سے شرم آئی کہ میں آپ کو اس چیز کا مکلّف بناؤں جس پر آپ قدرت نہیں رکھتے، وہ ان کے پاس سے نکلے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے، اور ایک دینار قرضہ لیا، ابھی دینار ان کے ہاتھ میں ہی تھا وہ چاہ رہے تھے کہ ان کے لئے کچھ خرید لیں کہ ان کے سامنے مقداد آ پڑے، گرمی بہت شدید تھی اور گرمی نے ان کا برا حال کر رکھا تھا، حتیٰ کہ جب علیؓ نے انہیں دیکھا تو پہچان نہ سکے، تو آپ نے پوچھا: اے مقداد! اس وقت کس چیز نے تمہیں باہر نکلنے پر مجبور کیا؟ کہا: ابوالحسن! مجھے

جانے دو اور نہ پوچھو جو میں اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا ہوں، آپ نے کہا: اے بھتیجے! تمہارے لئے مناسب نہیں کہ مجھ سے اپنا حال چھپاؤ، انہوں نے کہا اگر آپ نہیں مانتے تو سنئے، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو نبی بنایا! اس وقت باہر نکلنے کی وجہ مشقت ہے، میں اپنے گھر والوں کو بھوک کی وجہ سے روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں، جب میں نے بچوں کی آہ وفغاں سنی تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں مغموم حالت میں اپنے سر پہ سوار ہو کر باہر نکل آیا، تو یہ میری کہانی ہے اور یہ میرا حال ہے، یہ سن کر حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، پھر آپ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کی قسم تم نے کھائی ہے میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں، میں نے ایک دینار قرض لیا تھا، میں اس میں تم کو ترجیح دیتا ہوں، یہ کہہ کر دینار ان کو دے دیا، اور واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے، ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھی، جب آپ ﷺ مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو پہلی صف میں حضرت علیؓ کے پاس سے گذرے اور اپنے قدم مبارک سے ان کے کچوکہ لگایا، حضرت علیؓ آپ کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ مسجد کے دروازہ کے پاس آپ سے ملے، پھر آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا تمہارے پاس رات کے کھانے کے لئے کچھ ہے؟ آپ ﷺ سے حیاء کی وجہ سے حضرت علی نے سر جھکا لیا کیوں کہ جس حال میں وہ گھر سے نکلے تھے انہیں معلوم تھا، آپ نے ان سے فرمایا: اگر تم نہیں کہو تو ہم چلے جائیں، اور اگر تم ہاں کہو تو ہم تمہارے ساتھ چلیں، حضرت علی نے عرض کیا: یہ آپ کی محبت اور ہمارے لئے شرف کی بات ہے، تشریف لے چلئے، ایسا لگتا ہے کہ شاید اللہ تعالی نے آپ سے بذریعۂ وحی کہا تھا کہ شام کا کھانا ان کے ساتھ کھائیں، آپ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں چل دئے، یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور وہ اپنی نماز گاہ میں تھیں، اور ان کے پیچھے ایک پیالہ تھا جس سے دھواں (بھاپ) اٹھ رہا تھا، جب انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو نماز گاہ سے باہر

آئیں اور سلام کیا، اور وہ آپ ﷺ کو سب سے عزیز تھیں، آپ نے سلام کا جواب دیا، اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور پوچھا تم نے شام کس حالت میں کی، اللہ تمہاری مغفرت کرے اور وہ کر چکا ہے، تو انہوں نے وہ پیالہ اٹھایا اور آپ کے سامنے رکھ دیا، جب حضرت علیؓ نے اسے دیکھا اور اس کی خوشبو سونگھی تو حضرت فاطمہؓ کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا، انہوں نے کہا: آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں کمایا ہے، حضرت علیؓ نے فرمایا: اور اس سے بڑا گناہ اور کیا ہوگا جو تم نے آج کیا ہے، حضرت فاطمہؓ نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا رب جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے، کہ میں نے سچ کے سوا کچھ نہ کہا ہے، حضرت علیؓ نے پوچھا: پھر یہ کہاں سے آیا جس کے مثل نہ میں نے دیکھا اور نہ سونگھا، اور نہ میں نے اس سے اچھا کھایا، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے دونوں شانوں کے درمیان اپنا دست مبارک رکھا اور انہیں جھنجھوڑا اور فرمایا: اے علی! یہ دینار کا ثواب ہے، یہ دینار کا بدلہ ہے، یہ اللہ کی طرف سے ہے، بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے، پھر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہیں دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ علی تم کو اس خانہ میں رکھا جس میں حضرت زکریاؑ کو رکھا تھا اور فاطمہ تمہیں اس خانہ میں رکھا جس میں مریمؑ کو رکھا تھا، "**کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقاً قال یمریم أنی لك هذا**" جب جب زکریاؑ مریمؑ کے پاس آتے تو ان کے پاس رزق پاتے۔ تو انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے۔

۱۳۔ **عن المسور بن مخرمة أن رسول الله ﷺ قال: إنما فاطمة بضعة منی، یؤذینی ما آذاها ویغضبنی ما أغضبها۔**

حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے، مجھے بھی دیتی ہے، اور جو چیز

اسے ناراض کرتی ہے، مجھے بھی ناراض کرتی ہے۔

۱۴ ۔ عن المنهال بن عمرو أنه كان بين على بن أبى طالب وبين فاطمة عليها السلام كلام وأنه هجرها فخرج من بيتها فأتى المسجد فنام فى التراب وأن النبى صلى الله عليه وسلم طلبه فلم يجده قال فأتى بيت فاطمة صلوات الله عليها فلم يجده فقال لعل بينك وبينه شيئا قالت نعم غضب فخرج ا ى المسجد فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا هو نائم فى التراب فقال له يا أبا تراب ما نيمك فى التراب والله لحجة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم خير من التراب فقام.

منہال بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کے بیچ کوئی بات ہوئی، تو وہ گھر سے باہر آ گئے اور مسجد میں آ کر سو گئے، ادھر نبی ﷺ نے انہیں تلاش کیا تو وہ نہ ملے، آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر آئے، تو وہاں بھی نہ ملے، آپ نے پوچھا: شاید تمہارے اور علیؓ کے درمیان کوئی بات ہوگئی ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا: ہاں، وہ غصہ میں باہر چلے گئے ہیں، آپ ﷺ مسجد تشریف لائے، دیکھا تو وہ مٹی پر سو رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے ابوتراب! اٹھو، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کا گھر مٹی سے بہتر ہے، تو وہ اٹھ گئے۔ *

---

* سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے اختلافات کی روایات صحیح نہیں ہیں۔

١٥ - عن علی رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم حین زوجه فاطمة علیها السلام دعاء بماء فمجه ثم أدخله معه فرشه فی جیبه وبین کتفیه وعوذه ب قل هوالله أحد والمعوذتین ثم دعا فاطمة فقامت تمشی علی اسحیاء فقال لم آل أن أزوجك خیر أهلی ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے ان کا نکاح کیا، تو پانی منگا کر اس میں کلی کی، پھر اسے ان کے سینہ اور کاندھوں کے درمیان چھڑکا اور سورۂ اخلاص اور معوذتین سے استعاذہ پڑھا، پھر حضرت فاطمہؓ کو بلایا، تو وہ شرم سے کپڑوں میں لڑکھڑاتی ہوئی آئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کرنے میں کوتاہی نہیں کی، جو میرے اہل بیت میں سب سے بہتر ہے۔

١٦ - عن علی رضی الله عنه قال لما تزوجت فاطمة رضی الله عنها قلت یا رسول الله ما أبیع فرسی أو درعی قال بع درعك فباعها باثنتی عشرة أوقیة فکان ذلك مهر فاطمة علیها السلام اللفظ لمحمد بن هارون ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب فاطمہؓ سے میری شادی ہوئی تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی زرہ بیچوں یا گھوڑا ؟ آپ نے فرمایا: اپنی زرہ بیچ دو، تو حضرت علیؓ نے اسے بارہ اوقیہ چاندی میں بیچا، اور یہی حضرت فاطمہؓ کا مہر تھا۔

١٧ - عن ابن أبی نجیح قال عن أبیه أنه سمع رجلا سمع علیا علیه السلام علی منبر الکوفة یقول أرددت أن أخطب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابنته ثم ذکرت أن لا شیء ثم ذکرت عائدته وصلته فخطبتها قال هل عندك شیء قلت لا قال : فأین درعك الحطمیة التی أعطیتك یوم کذا وکذا قلت عندی قال :

فأعطها فأعطيتها فزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى كساء أو قطيفة فتحششتها فقال : مكانكما قلت: يا رسول الله أنا أحب إليك أم هي قال هي أحب اى منك وأنت أعز على منها۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں نے فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام رسول اللہ ﷺ کو دینا چاہا، لیکن پھر سوچا کہ میرے پاس کچھ تو ہے نہیں، لیکن پھر مجھے آپ کے سخاوت یاد آئی، تو میں نے پیغام دے ہی دیا، آپ نے پوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: کچھ نہیں، آپ نے پوچھا: تمہاری اس حطمہ زرہ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: وہی فاطمہؓ کو دے دو، تو میں نے (مہر میں) وہی زرہ دی ، اور آپ ﷺ نے میری شادی کردی، پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے ، میں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی ، ہم دونوں نے کچھ حرکت کی ، تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ ہی رہو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو میں زیادہ محبوب ہوں یا یہ؟ آپ نے فرمایا: وہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے، لیکن تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۸ ۔ عن ابن ابى نجيح عن أبيه عن رجل سمع عليا رضى الله عنه يقول أردت أن أخطب الى النبى صلى الله عليه وسلم ابنته فقلت : والله ما لى من شىء فذكرت عائدته وصلته فخطبتها إليه فقال هل عندك من شىء قلت : لا فقال: أين درعك الحطمية التى أعطيتك يوم كذا وكذا قال هى عندى قال ائتنى بها فأعطاها اياه۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں نے فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام رسول اللہ ﷺ کو دینا چاہا، لیکن پھر سوچا کہ میرے پاس کچھ تو ہے نہیں، لیکن پھر مجھے آپ کے سخاوت یاد آئی، تو میں نے پیغام دے ہی دیا، آپ نے پوچھا: تمہارے پاس

کچھ ہے؟ میں نے کہا: کچھ نہیں، آپ نے پوچھا: تمہاری اس حطمہ زرہ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ، تو انہوں نے وہ زرہ آپ کو لا کر دے دی۔

۱۹ - عن عكرمة أن علياً رضى الله عنه لما تزوج فاطمة قال : يا رسول الله ابن لى قال : رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطها شيئاً قال : أين درعك الطمية قال : عندى قال : أعطها اياه۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب میری فاطمہؓ سے شادی ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے کہا: رخصتی کرا دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے (مہر میں) کچھ دو، اور پوچھا: تمہاری حطمی زرہ کا کیا ہوا؟ تو میں نے کہا: وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: وہی دے دو۔

۲۰ - عن عكرمة عن ابن عباس قال : قال : على رضى الله عنه لما تزوجت فاطمة قلت للنبى صلى الله عليه وسلم ابن لى قال : أعطها شيئاً قلت : ما عندى قال: أين درعك الحطمية قال : قلت هى عندى قال : فأعطها اياه ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب میری فاطمہؓ سے شادی ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے کہا: رخصتی کرا دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے (مہر میں) کچھ دو، میں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے، تو آپ نے پوچھا: تمہاری حطمی زرہ کا کیا ہوا؟ تو میں نے کہا: وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: وہی دے دو۔

۲۱ - عن عكرمة عن ابن عباس قال : لما زوج النبى صلى الله عليه وسلم فاطمة من على رضى الله عنهما قال : فأين در عك الحطمية ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ

سے حضرت علیؓ کا نکاح کیا تو ان سے پوچھا: تمہاری حطمی زرہ کا کیا ہوا؟

٢٢ ۔ عن عكرمة قال : لما زوج النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام قال: ما آليت أن أنكحتك أحب أهلي إليّ.

حضرتؒ عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا: میں نے اپنے اہل بیت میں سے سب سے بہتر شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔

٢٣ ۔ عن ابن بريدة عن أبيه أن أبا بكر رضي الله عنه خطب إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة فقال انتظر بها القضاء ثم خطب إليه عمر رضي الله عنه فقال : انتظر بها القضاء ثم خطب إليه علي فزوجها منه ۔

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضور ﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام دیا، تو آپ نے فرمایا: ابھی مجھے فیصلہ کا انتظار ہے، پھر حضرت عمرؓ نے دیا، تو بھی آپ نے فرمایا: ابھی مجھے فیصلہ کا انتظار ہے، پھر حضرت علیؓ نے دیا، تو آپ نے ان سے نکاح کر دیا۔

٢٤ ۔ عن أبي أيوب الأنصاري قال : قال : رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه أمرت بتزويجك من السماء.

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: مجھے آسمان سے حکم ہوا ہے کہ تمہاری شادی کروں۔

☆☆☆